

ترجمہ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمن خان

سورة البقرة (مسل)

آیت ۲۸۲

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ آخِلٍ مِّمَّنْ فَاتَّكِبُوهُ
وَلْيَكُتَبْ بَيْنَكُمُ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللَّهُ فَلْيَكُتَبْ وَلِيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلِيَتَّقِيَ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَخْشَ مِنْهُ
شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ
يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشَّاهِدَةِ أَنْ تَصِلَ
إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ وَلَا يَأْبَ الشَّاهِدَةُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا
تَسْمَعُوا أَنْ تَكُتِبَ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ آخِلِهِ ذَلِكَمُ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ
وَأَقْوَمُ لِلشَّاهِدَةِ وَأَذْنَىٰ آلًا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكُتِبُوهَا وَاشْهَدُوا إِذَا تَابَعْتُمْ وَلَا
بُضَارَ كَاتِبٍ وَلَا شَهِيدٍ وَإِنْ فَضَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٠٠﴾

ء ج ل

أَجَلَ (س) أَجَلًا: کسی مشکل میں یا کسی چیز میں مبتلا ہونا۔

أَجَلَ (اسم ذات بھی ہے): (۱) مدت (ابتلاء کے جاری رہنے کی)۔ (۲) وقت (ابتلاء کے خاتمے کا)۔ ﴿لَوْ لَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ﴾ (النساء: ۷۷) ”کیوں نہ تو نے موخر کیا ہمیں کچھ مدت تک؟“ ﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ﴾ (الاعراف: ۳۴) ”اور ہر ایک امت کے لیے ایک وقت ہے (یعنی خاتمے کا)۔“

أَجَلَ: سبب وجہ۔ ﴿مَنْ أَجَلَ ذَلِكَ﴾ (المائدة: ۳۲) ”اس وجہ سے۔“

أَجَلَ (تفعیل) تَأْجِيلًا: وقت مقرر کرنا۔ ﴿وَبَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا﴾

(الانعام: ۱۲۸) ”اور ہم پہنچے اپنی اُس مدت کو جس کا تو نے وقت مقرر کیا ہمارے لیے۔“

مُؤَجَّلٌ (اسم المفعول): مقرر کیا ہوا وقت۔ ﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا﴾ (آل عمران: ۱۴۵) ”اور نہیں ہے کسی جان کے لیے کہ وہ مرے مگر اللہ کے حکم سے ایک لکھے ہوئے مقرر کردہ وقت پر۔“

ب خ س

بَخَسَ (ف) بَخْسًا: حق سے کم دینا، گھٹانا۔ ﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ﴾ (الاعراف: ۸۵) ”اور تم لوگ حق سے کم نہ دو لوگوں کو ان کی چیزیں۔“

س ء م

سَمَّ (س) سَمًّا: کسی چیز یا کام سے اکتا جانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ق س ط

قَسَطَ (ض) قَسْطًا: حق کے خلاف کرنا، ظلم کرنا۔

قَاسِطٌ (اسم الفاعل): حق کے خلاف کرنے والا۔ ﴿وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾ (الجن) ”اور جو حق کے خلاف کرنے والے ہیں تو وہ لوگ جہنم کے لیے ہیں بطور ایندھن۔“

قَسَطَ (ن) قِسْطًا: حق کے مطابق ہونا، انصاف ہونا۔

قِسْطٌ (اسم ذات بھی ہے): حق، انصاف۔ ﴿وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ﴾ (آل عمران: ۲۱) ”اور وہ لوگ قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو ترغیب دیتے ہیں انصاف کی۔“

أَفْسَطُ (فعل التفضيل) : زیادہ انصاف والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

أَفْسَطُ (افعال) أَفْسَاطًا : حق کے مطابق کرنا، انصاف کرنا۔ ﴿أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ﴾ (الممتحنة: ۸) ”کہ تم لوگ نیکی کرو ان سے اور تم لوگ انصاف کرو ان کے ساتھ۔“

أَفْسَطُ (فعل امر) : تو انصاف کر۔ ﴿فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا﴾ (الحجرات: ۹) ”تو تم لوگ صلح کرو ان دونوں کے درمیان انصاف سے اور تم لوگ حق کے مطابق کرو۔“

مُقْسِطُ (اسم الفاعل) : حق کے مطابق کرنے والا۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (المائدة) ”بے شک اللہ پسند کرتا ہے حق کے مطابق کرنے والوں کو۔“

ترکیب : ”وَلْيَكْتُبْ“ کا فاعل ”كَاتِبٌ“ ہے۔ ”لَا يَأْتِ“ میں ”يَأْتِ“ دراصل ”يَأْتِي“ تھا جسے لائے نبی نے مجزوم کیا تو ”ی“ گر گئی اور ”لَا يَأْتِ“ ہو گیا۔ ”وَلْيَمْلِلْ“ کو آگے لانے کے لیے کسرہ دی گئی ہے اس لیے یہ ”وَلْيَمْلِلِ“ ہو گیا ہے۔ اور یہ فعل امر غائب ہے۔ ”اللَّهُ“ کا بدل ہونے کی وجہ سے ”رَبَّةٌ“ منصوب ہے۔ ”مِنْهُ“ کی ضمیر ”الْحَقُّ“ کے لیے ہے۔ ”سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا“، ”كَانَ“ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ”أَنْ يُمْلِلَ“ میں ضمیر فاعلی ”هُوَ“ از خود موجود ہے، لیکن یہاں تاکید کے لیے اسے ظاہر کیا گیا ہے۔

”يَكُونَا“ دراصل ”يَكُونَانِ“ تھا جس کا نون اعرابی ”لَمْ“ کی وجہ سے گرا ہوا ہے۔ اس کا اسم اس میں شامل ”هُمَا“ کی ضمیر ہے جو ”شَهِيدَيْنِ“ کے لیے ہے جبکہ ”رَجُلَيْنِ“ اس کی خبر ہے۔ ”مِنَ الشُّهَدَاءِ“ میں لفظ ”الشُّهَدَاءِ“ اپنے لغوی مفہوم میں آیا ہے۔ ”تَضِلُّ“ کا فاعل ”إِحْدَاهُمَا“ ہے۔ ”أَنْ“ پر عطف ہونے کی وجہ سے ”فَلَدَيَّكَ“ منصوب ہوا ہے۔ اس کا فاعل ”الْآخَرَى“ کو اور مفعول ”إِحْدَاهُمَا“ کو مانا جائے گا۔ ”إِذَا“ میں غیر معین مدت کا مفہوم ہوتا ہے۔ اسے مزید غیر معین کرنے کے لیے ”مَا“ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ”أَنْ تَكْتُبُوهُ“ میں ضمیر مفعولی حق یا ”بَدِينِ“ کے لیے ہے اور ”صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا“ اس کا حال ہے۔ ”أَلَّا تَكْتُبُوهَا“ کی ضمیر مفعولی ”بِحَجَارَةٍ حَاضِرَةٍ“ کے لیے ہے۔ ”يُضَارَّ“ کو مضارع معروف اور مجہول دونوں ماننا ممکن ہے، لیکن آگے ”وَأَنْ تَفْعَلُوا“ آیا ہے اس لیے یہ مضارع مجہول ہے۔

ترجمہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا!

إِذَا: جب بھی

بَدِينُ: کسی اُدھار کا

فَأُكْتَبُوهُ: تو تم لوگ لکھو اس کو

بَيْنَكُمْ: تمہارے مابین

بِالْعَدْلِ: انصاف سے

كَاتِبٌ: کوئی لکھنے والا

كَمَا: اس طرح جیسے

اللَّهُ: اللہ نے

وَلِيُمْلِلُ: اور چاہیے کہ املاء کرائے

الْحَقُّ: حق ہے (یعنی مقروض)

اللَّهُ: اللہ کا

وَلَا يَخْسُ: اور وہ نہ گھٹائے

شَيْئًا: کوئی چیز

كَانَ: ہو

الْحَقُّ: حق ہے

أَوْ ضَعِيفًا: یا کچھ کمزور

أَنْ يُمْلَلْ: کہ املاء کرائے

فَلِيُمْلَلْ: تو چاہیے کہ املاء کرائے

بِالْعَدْلِ: انصاف سے

شَهِيدَيْنِ: دو گواہوں سے

أَمْنُوا: ایمان لائے

تَدَايَنْتُمْ: تم لوگ باہم لین دین کرو

إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى: ایک معین وقت

تک کے لیے

وَلْيَكُتَبْ: اور چاہیے کہ لکھے

كَاتِبٌ: ایک لکھنے والا

وَلَا يَأْتِ: اور انکار نہ کرے

أَنْ يَكُتَبَ: کہ وہ لکھے

عَلَّمَهُ: سکھایا اس کو

فَلْيَكُتَبْ: پس چاہیے کہ وہ لکھے

الَّذِي عَلَيْهِ: وہ جس پر

وَلْيَتَّقِ: اور چاہیے کہ وہ تقویٰ اختیار

کرے

رَبُّهُ: جو اس کا پالنے والا ہے

مِنْهُ: اس سے

فَإِنْ: پھر اگر

الَّذِي عَلَيْهِ: وہ جس پر

سَفِيهًا: کچھ نا سمجھ

أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ: یا وہ صلاحیت نہیں رکھتا

هُوَ: وہ خود

وَلْيَكُتَبْ: اس کا سر پرست

وَأَسْتَشْهِدُوا: اور تم لوگ گواہی کے

لیے کہو

مِنْ رِّجَالِكُمْ: اپنے مردوں میں سے

فَإِنْ يَهْرَأْكَ رَجُلَيْنِ: دومرد
لَمْ يَكُونَا: نہ ہوں
وَأَمْرَاتَيْنِ: اور کوئی دو عورتیں
فَرَجُلٌ: تو ایک مرد
مَعْنُ: ان میں سے جن سے
مِنْ الشُّهَدَاءِ: موقع پر موجود میں سے
تَرْضَوْنَ: تم لوگ راضی ہو
تَضِلُّ: بھٹک (یعنی بھول) جائے
أَنْ: (اس لیے) کہ
فَتَذَكَّرَ: تو یاد دلائے
إِحْدَاهُمَا: دونوں کی ایک
الْأُخْرَى: دوسری
وَلَا يَأْبَ: اور انکار نہ کریں
الشُّهَدَاءُ: گواہ
إِذَا مَا: جب کبھی بھی
دُعُوا: وہ لوگ بلائے جائیں
وَلَا تَسْمُؤْ: اور تم لوگ مت اکتاؤ
أَنْ: کہ
تَكْتُمُوهُ: تم لوگ لکھو اس کو
صَغِيرًا: (خواہ) چھوٹا ہو
أَوْ: یا
كَبِيرًا: بڑا
إِلَى أَجَلِهِ: اپنی مدت تک (کے لحاظ سے)
ذَلِكُمْ: یہ
أَقْسَطُ: زیادہ حق کے مطابق ہے
عِنْدَ اللَّهِ: اللہ کے نزدیک
وَأَقْوَمُ: اور زیادہ نگران ہے
لِلشَّهَادَةِ: گواہی کے لیے
وَأَذْنَى: اور زیادہ قریب ہے
الْآ أَنْ: سوائے اس کے کہ
تَرْتَابُوا: اور تم لوگ شہد میں نہ پڑو
تَكُونُ: وہ ہو
تُدِيرُونَهَا: تم لوگ گھماتے ہو جس کو
فَلَيْسَ: تو نہیں ہے
جُنَاحُ: کوئی گناہ
وَأَشْهَدُوا: اور تم لوگ گواہ بناؤ
تَبَايَعْتُمْ: باہم خرید و فروخت کرو
إِذَا: جب بھی
كَاتَبَ: لکھنے والے کو
وَلَا يَصَارَ: اور تکلیف نہ دی جائے
وَلَا شَهِدَ: اور نہ گواہ کو
وَأَنْ تَفْعَلُوا: اور اگر تم لوگ (یہ)
کرو گے

فَانَّهُ: تَوْقِينَانِيه
بِكُمْ: تَمَّ لَوْغُوں كِي
اللَّهُ: اللّٰه
اللَّهُ: اللّٰه
فُسُوْقُ: نَا فَرْمَانِي هِي
وَاتَّقُوا: اَوْر تَمَّ لَوْغُوں اِخْتِيَار كَرُو
وَيَعْلَمُكُمْ: اَوْر سَكھَا تَا هِي تَمَّ لَوْغُوں كُو
وَاللَّهُ: اَوْر اللّٰه
بِكُلِّ شَيْءٍ: ہر ايك چيز كو
عَلِيمٌ: جَا نَے والا هِي

نوٹ (۱): سود کی ممانعت کے بعد اب اس آیت میں ادھار کے بیع و شراء کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ مدینہ والوں کا ادھار لین دین دیکھ کر آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”ناپ تول یا وزن مقرر کر لیا کرو، بھاؤ تاؤ چکا لیا کرو اور مدت کا بھی فیصلہ کر لیا کرو“۔ (بخاری شریف منقول از ابن کثیر)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ میرا مقرر کر کے قرض کے لین دین کی اجازت اس آیت سے بخوبی ثابت ہوتی ہے۔ (ابن کثیر)

نوٹ (۲): عربی کے جملہ فعلیہ میں عام طور پر فعل کے بعد فاعل اور اس کے بعد مفعول آتا ہے۔ لیکن اس ترتیب کو ہمیشہ قائم رکھنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ چند صورتیں ایسی ہیں جب فاعل کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ:

(۱) جب فاعل اور مفعول دونوں مبنی کی طرح ہوں، یعنی ان کی اعرابی حالت ظاہر نہ ہو۔

(۲) جب دونوں الفاظ میں فاعل اور مفعول بننے کی صلاحیت موجود ہو۔

(۳) جب ان دونوں میں امتیاز کرنے کا کوئی قرینہ موجود نہ ہو۔ مثلاً اگر ہم اَکْثَرَمَ زَيْدٌ

حَامِدًا کے بجائے اَکْثَرَمَ حَامِدًا زَيْدٌ کہیں تب بھی معنی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ ہم زید اور حامد کی اعرابی حالت سے فاعل اور مفعول کا تعین کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر اَکْثَرَمَ یَحْیٰی عِیْسٰی کہیں تو اب یَحْیٰی کو فاعل اور عِیْسٰی کو مفعول ماننا لازمی ہے۔ لیکن اگر ہم اَکْلَ یَحْیٰی کُمُثْرٰی (بجی نے امرود کھایا) کے بجائے اَکْلَ کُمُثْرٰی یَحْیٰی کہیں تو بھی درست ہو گا اور دونوں جملوں میں یَحْیٰی کو ہی فاعل مانا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ کُمُثْرٰی (امروہ) میں اَکْلَ کا فاعل بننے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔

آیت زیر مطالعہ میں فَتَدَّكَّرَ اِحْدٰیہُمَا الْاُخْرٰی آیا ہے۔ اس میں اِحْدٰی اور اُخْرٰی دونوں مبنی کی طرح ہیں اور دونوں میں فاعل اور مفعول بننے کی صلاحیت موجود ہے۔ البتہ ان میں امتیاز کرنے کا ایک قرینہ موجود ہے۔ اس سے پہلے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰیہُمَا مِّنْ اِحْدٰی کے

بھولنے کی بات ہو چکی ہے اس لیے اب فَتَذَكِّرْ کا فاعل الْآخِرُیٰ کو اور مفعول اِحْدَاهُمَا کو مانا جائے گا۔

آیت ۲۸۳

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنِ مَقْبُوضَةً فَإِنْ آمَنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي أُوتِيَٰ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۞﴾

رہن

رَهْنَ (ف) رَهْنًا: کسی بات کی ضمانت لینا، گروی رکھنا۔

رَهْنٌ ج رَهَانٌ (اسم ذات): ضمانت، رہن۔ آیت زیر مطالعہ۔

رَهْنٌ (فَعِيلٌ کا وزن) اسم المفعول کے معنی میں ہے: گروی رکھا ہوا۔ ﴿كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ﴾ (الطور) ”ہر شخص‘ بسبب اس کے جو اُس نے کمایا‘ گروی رکھا ہوا ہے۔“

ترکیب: ”فَرِهْنِ مَقْبُوضَةً“ مرکب توصیفی ہے اور مبتدأ نکرہ ہے اس کی خبر محذوف ہے۔ دوسرا امکان یہ بھی ہے کہ ”فَرِهْنِ مَقْبُوضَةً“ کو خبر مان کر اس کے مبتدأ کو محذوف مانا جائے۔ دونوں صورتوں میں مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ”آمَنَ“ کا فاعل ”بَعْضُكُمْ“ ہے اور ”بَعْضًا“ اس کا مفعول ہے۔ ”أُوتِيَٰ“ دراصل مادہ ”ء م ن“ کا باب افتعال میں ماضی مجہول ”أُوتِيَٰ“ تھا۔ ماقبل سے ملانے کے لیے افتعال کا ہمزہ الوصل صامت (silent) ہے تو فاء کلمہ کا ہمزہ واپس آ گیا۔ اب واؤ دراصل ہمزہ کو لکھنے کی کرسی ہے جس کو پڑھا نہیں جائے گا۔ ”أَمَانَتَهُ“ کی ضمیر ”بَعْضُكُمْ“ کے لیے ہے۔

ترجمہ:

وَرَأَىٰ	کُنْتُمْ: تم لوگ ہو
عَلَىٰ سَفَرٍ	وَلَمْ تَجِدُوا: اور تم لوگ نہ پاؤ
كَاتِبًا	فَرِهْنِ مَقْبُوضَةً: تو قبضہ میں لیا ہوا
	رہن (لینا) ہے

فَإِنْ پھر اگر
بَعْضُكُمْ تم میں کا کوئی
فَلْيُؤَدِّ تُو چاہیے کہ واپس کرے
أَوْثِمِينَ: امین بنایا گیا
وَلْيَتَّقِ اور اسے چاہیے کہ وہ تقویٰ اللہ: اللہ کا
اختیار کرے

رَبِّهِ: جو اس کا پالنے والا ہے
الشَّهَادَةِ: گواہی کو
فَإِنَّ تُو یقیناً وہ ہے
وَاللَّهُ اور اللہ
تَعْمَلُونَ تم لوگ کرتے ہو
وَلَا تَكْتُمُوا: اور تم لوگ مت چھپاؤ
وَمَنْ يَكْتُمْهَا: اور جو چھپاتا ہے اس کو
إِنَّمَا قَلْبُهُ: جس کا دل گناہ کرنے والا ہے
بِمَا: اس کو جو
عَلِيمٌ جاننے والا ہے

آیت ۲۸۴

﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِؕ وَاِنْ تَبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْهُ يَحْصِبْكُمْ بِهٖ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌۭ﴾

ترکیب: ”مَا“ مبتدأ ہے اس کی خبر ”مَوْجُودٌ“ محذوف ہے اور ”فِی السَّمٰوٰتِ“ قائم مقام خبر ہے۔ اسی طرح ”مَا فِی الْاَرْضِ“ ہے۔ یہ دونوں جملے مبتدأ مؤخر ہیں ان کی خبر ”مُلْكٌ“ محذوف ہے اور ان کی قائم مقام خبر ”لِلَّهِ“ مقدم ہے۔ ”يَحْصِبْكُمْ“ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس کا فاعل ”اللَّهُ“ ہے۔

ترجمہ:

لِلَّهِ: اللہ کی ہی (ملکیت) ہے
فِی السَّمٰوٰتِ: آسمانوں میں ہے
وَمَا: اور وہ جو
وَاِنْ: اور اگر
مَّا: اس کو جو

مَّا: وہ جو
فِی السَّمٰوٰتِ: آسمانوں میں ہے
وَمَا: اور وہ جو
وَاِنْ: اور اگر
مَّا: اس کو جو

فِي أَنْفُسِكُمْ: تمہارے جی میں ہے
تُخَفُّوهُ: تم لوگ چھپاؤ اس کو
بِهِ: اس کا
فَيَغْفُرُ: پھر وہ معاف کرے گا
يَشَاءُ: وہ چاہے گا
مَنْ: اس کو جس کو
وَاللَّهُ: اور اللہ
قَدِيرٌ: قدرت رکھنے والا ہے

أَوْ: یا
يُحَاسِبُكُمْ: حساب لے گا تم لوگوں سے
اللَّهُ: اللہ
لِمَنْ: اس کو جسے
وَيُعَذِّبُ: اور وہ عذاب دے گا
يَشَاءُ: وہ چاہے گا
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز پر

آیت ۲۸۵

﴿أَمَّا الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَكِهِ
وَرُسُلِهِ لَا نَفَرَقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾

ترکیب: ”آمن“ کے فاعل ”الرَّسُولُ“ اور ”الْمُؤْمِنُونَ“ ہیں۔ ”الرَّسُولُ“ پر لام تعریف ہے۔ ”لَا نَفَرَقَ“ سے پہلے ”وَيَقُولُونَ“ محذوف ہے جبکہ ”غُفْرَانَكَ“ سے پہلے ”نَسْتَلُ“ محذوف ہے۔

ترجمہ:

أَمَّا: ایمان لانے
بِمَا: اس پر جو
إِلَيْهِ: ان کی طرف
وَالْمُؤْمِنُونَ: اور ایمان لانے والے
كُلٌّ: سب
بِاللَّهِ: اللہ پر
وَمَلَكِهِ: اور اس کی کتابوں پر
لَا نَفَرَقَ: (وہ لوگ کہتے ہیں کہ) ہم
فرق نہیں کرتے

بَيْنَ أَحَدٍ: کسی ایک کے مابین
وَقَالُوا: اور ان لوگوں نے کہا
وَأَطَعْنَا: اور ہم نے اطاعت کی
رَبَّنَا: اے ہمارے رب
الْمَصِيرُ: لوٹنا ہے

مَنْ رُسُلِهِ: اس کے رسولوں میں سے
سَمِعْنَا: ہم نے سنا
غُفِرَ لَكَ: (ہم مانگتے ہیں) تیری مغفرت
وَالَيْكَ: اور تیری طرف ہی

آیت ۲۸۶

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تَأْخُذْنَا إِن تَنَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

ء ص ر

أَصْرًا (ض) اَصْرًا: کسی چیز میں گرہ لگانا۔

إِصْرًا (اسم ذات): (۱) عہد و پیمان (۲) ذمہ داری بوجھ۔ ﴿قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ
وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي﴾ (آل عمران: ۸۱) ”اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کہا کیا تم
لوگوں نے اقرار کیا اور تم لوگوں نے پکڑا (یعنی قبول کیا) اس پر میرے عہد کو؟“

ترجمہ:

اللَّهُ: اللہ

لَا يُكَلِّفُ: ذمہ دار نہیں بناتا

إِلَّا بِمَكْرٍ:

نَفْسًا: کسی جان کو

لَهَا: اس کے لیے ہے

وُسْعَهَا: اس کی اہلیت کو

كَسَبَتْ: اس نے کمایا

مَا: وہ (ثواب) جو

مَا: وہ (گناہ) جو

وَعَلَيْهَا: اور اس پر ہے

رَبَّنَا: اے ہمارے رب (باقی صفحہ 60 پر)

اَكْتَسَبَتْ: اس نے اہتمام سے کمایا